علی محمود طٰہ کی رومانیت

ابوسفیان اصلاحی۔ علی گڑھ

(۴) حسن وجمال اور پیار ومحبت علی محمود طٰہ کا شیوہ ہے۔

ایہا الشاعر اعتمد قیثارک　　وأغرق الآن منشداً اشعارک
واجعل الحب والجمال شعارک　　وادع ربّاً دعا الرجون وبارک

نزھا وازدھی بمیلاد شاعر (۱)

(۵) اپنے قصیدہ" الملاح التائہ" میں ناامیدیوں کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے۔

ایہا الملاح قم واطوالشراعا　　لم نطوی لجۃ اللیل سراعاً
جدف الآن بنا فی ہینۃ　　وجہۃ الشاطئ سیراً واتباعاً
فغداً یا صاحبی تاخذنا　　موجۃ الایام قذفاً واندفاعاً (۲)

(۶) اس نے پاکیزگی کو مستقل شئ قرار نہیں دیا۔ پاکیزگی کا وقت آنے پر وہ اس کا اظہار یوں کرتا ہے۔

ایہا الاحیاء غنوا واطربوا　　وانہبوا من غفلات الدھر ساعاً (۳)

(۷) قصیدہ "رجوع الھارب" میں اپنے ابتدائی عشق کو بیان کیا اور اس کے مقدمہ میں بتایا کہ دنیائے عشق آگ کا دریا ہونے کے باوجود بھی نہایت خوشگوار اور پرکیف ہے۔ عشقیہ داستان سرائی کے ساتھ اس میں اس نے اپنے ترددات واضطراب کو بھی پیش کیا۔

---

(۱) علی محمود طٰہ شعر ودراسۃ ص: ۶۳۲

(۲) ایضاً: ص ۶۵۹

(۳) ایضاً: ص: ۳۵۹

یانار ما للندیٰ بین جوانحی | یانور این النور مل جفرنی
ذهب النهار بحیرتی و کآبتی | واتی المساء بأدمعی وشجونی
حتی الطبیعة امرت وتمامعت | فتنکرت للهارب المسکین (۱)

(۲) "لیالی الملاح التائه" اس کا دوسرا دیوان ہے۔ یہ نہایت اُن بان کے ساتھ سنہ ۱۹۴۰ء میں منظرِ عام پر آیا۔ اس کے دو قصائد "الجندول" اور "سفینة العلاء" اس زمانے میں بہت مشہور ہوئے جنہیں عبدالوہاب نے گایا بھی تھا۔ (یہ اس عہد کا ایک عظیم گایک ہے) ان دونوں قصیدوں کا سنجیدگی سے مطالعہ کیا جائے تو ان میں وہ گہرائی اور گیرائی نہیں ملے گی جتنا کہ یہ مشہور ہوئے۔

اس کا قصیدہ "کرنفال فی فینسیا (Crinival in Venival) بھی بہترین قصیدہ ہے اس میں فینسیا کے عوام، مجالس، سڑکوں اور وہاں کی کشتیوں (الجندول) کا ذکر ہے۔ دوسرا اہم قصیدہ "کومو" ہے۔ "کومو" اٹلی کی ایک جگہ ہے۔ قصیدہ " خمرة نهر الرین " بھی ایک اچھا قصیدہ ہے۔ یہ نہر سوئٹزرلینڈ اور آسٹریلیا میں ہے، یہ تمام قصائد اپنی مثال آپ ہیں۔ ان میں یورپ کی پر رونق جگہوں اور خوبصورت مغربی شہروں کا ذکر ہے۔

اس میں اس کا سب سے شاندار قصیدہ "الموسیقیة العمیاء" ہے۔ اس میں اس نابینا لڑکی کا ذکر ہے جسے اس نے ایک ہوٹل میں گاتے ہوئے دیکھا تھا۔ جس کا اس کے دل پر بڑا گہرا اثر پڑا۔ اپنے ان جذبات کو "الموسیقیة العمیاء" میں قلم بند کیا ہے۔ (۲)

اذا ما طاف بالارض | شعاع الکواکب الفضی
اذا ما انت الریح | وجاش البرق بالومض
اذا ما فتح الفجر | عیون النرجس الغض
بکیت لزهرة تبکی | بدمع غیر مرفض (۳)

---

(۱) ایضاً: ص: ۵۳۸

(۲) اعلام النثر والشعر فی العصر العربی الحدیث ۳/۱۱۴-۱۱۶

(۳) علی محمود طه شعره ودراسة ص: ۳۴۶

اس دیوان میں درج ذیل موضوعات پائے جاتے ہیں۔

(۱) اس میں بے پناہ جذبہ محبت واحساس الفت ہے۔ جیساکہ "الجندول" اور "القرالعاشق" میں ہم نے دیکھا۔ ان کے علاوہ بیشتر قصائد میں بھی یہ چیز ملے گی۔

(۲) وہ کبھی زندگی کی آسائشوں میں گم اور کبھی بیزار نظر آتا ہے۔

ولقد قالوا: شذوذ مغرب — واباحیة لاه لا ینیق

آه لو یدرون ما یضطرب — بین جنبیك من الحزن العمیق (۱)

(۳) اس کے یہاں فطرت سے متعلق بہت سے اشعار ملتے ہیں۔ فطرت کے عجائبات کی طرف اس نے خصوصی توجہ دی۔ اسے موسم گرما سے بڑا عشق ہے۔ وہ "مصرع الریان" میں کہتا ہے۔

یاعاشق البحر حدث عن مفا تنه — کم فی لیالیه للعاشق اسمار

مالیلة للصیف فیه ما روایتها — فالصیف خمر والحان و اشعار

اذا النسائم من فا تنه انحدرت — رضرات من کوی الظلماء أنوار (۲)

(۴) اس دیوان میں معاشرے اور انسانیت سے بھی بحث کی۔ جیساکہ ہم نے قصیدہ "الوصیفة العمیاء" میں دیکھا۔

(۵) اس نے فطرت کے حسین مناظر اور عورتوں کے خصائص پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے فن کو بالائے طاق نہیں رکھا۔ اکثر ان موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہوئے شاعر فن شاعری کو بھول جاتا ہے۔ اس طرح شعریت برقرار نہیں رہ پاتی۔ ان موضوعات میں بھی اس کے یہاں شعریت موجود ہے۔ جیساکہ وہ قصیدہ "ہی" میں کہتا ہے۔

لقد دنس الجسد الدار سی — حیاة حرصت علی طهرها

بکی الفن فیک علی شاعر — تسائله الروح عن ثارها

نزلت بها وهدة کم خبا — شعاع وغیب فی قبرها (۳)

---

(۱) علی محمود طٰہٰ شعر و دراسۃ ص: ۳۴۶

(۲) ایضاً ص: ۲۴۴

(۳) علی محمود طٰہٰ شعر و دراسۃ ص: ۳۱۸

[illegible] ... جی ... [illegible] ... النور ... [illegible]

[illegible] ... بی ... [illegible] ... معجونی

[illegible] ... (۱)

(۱) [illegible] تھا اس کا دوسرا مجموعہ [illegible] ۱۹۲۶ء میں [illegible] ایک [illegible] الجدید (۲) اور [illegible] مشہور ہوئے [illegible] (... ایک ...) ان دونوں قصیدوں کا [illegible] مطالعہ کیا جائے تو اندلس [illegible] اور [illegible] جیسے [illegible] کہ یہ مشہور ہوئے۔

اس کا قصیدہ "کرنفال فی فینسیا" (Crimival In Venival) بھی بہترین قصیدہ ہے اس میں فینس کے عوام، مجالس، سڑکوں اور وہاں کی کشتیوں (البندولوں) کا ذکر ہے۔ دوسرا اہم قصیدہ "الکومو" ہے۔ "کومو" اٹلی کی ایک جگہ ہے۔ قصیدہ "غمرۃ نهر الرین" بھی ایک اچھا قصیدہ ہے۔ یہ نہر سوئزرلینڈ سے اسٹریا میں ہے، یہ تمام قصائد اعلیٰ مثال آپ ہیں۔ ان میں یورپ کی پُر رونق محلوں اور خوبصورت مغربی شہروں کا ذکر ہے۔

اس میں اس کا سب سے شاندار قصیدہ "الموسیقیۃ العمیاء" ہے۔ اس میں اس نابینا لڑکی کا ذکر ہے جسے اس نے ایک ہوٹل میں گاتے ہوئے دیکھا تھا۔ جس کا اس کے دل پر بڑا گہرا اثر پڑا۔ اپنے ان جذبات کو "الموسیقیۃ العمیاء" میں قلم بند کیا ہے۔ (۲)

اذا ما طاف با لارض	شعاع الکواکب الفضی
اذا ما انت الریح	وجاش البرق بالومض
اذا ما فتح الفجر	عیون النرجس الغض
بکیت لزهرة تبکی	بدمع غیر مرفض (۳)

---

(۱) ایضاً: ص: ۵۲۸

(۲) اعلام النثر والشعر فی العصر العربی الحدیث ۳/۱۱۴-۱۱۶

(۳) علی محمود طه شعر و دراسة ص: ۲۶۱

[illegible] موضوعات ہائے جا سکتے ہیں۔

[illegible] واحساس الفت ہے جیسا کہ "المندول" اور "القرالعاشق" میں

[illegible] شعر قصائد میں بھی یہ چیز نمایاں ہے۔

[illegible] کا احساس ان میں بھی کم اور کہیں نظر آتا ہے۔

[illegible] شدوذ مضطرب وابا هيمة لاه لا ينيق

[illegible] ما يضطرب بين جنبيك من الحزن العميق (۱)

(۲) اس کے یہاں فطرت سے متعلق بہت سے اشعار ملتے ہیں۔ فطرت کے مظاہر کی طرف اس نے شعری [illegible] سے توجہ کی ہے اور بڑا اشتیاق ہے۔ وہ "معرض الربان" میں کہتا ہے۔

يا عاشق البحر حدث من مفاتنه كم في لياليه للعاشق اسماد

لميلة للصيف فيه ما رويتها فالصيف شعر والحان واشعار

[illegible] النائم من افياء انسدلت وضوات من كوى الظلماء اقمار (۲)

(۳) اس کے دیوان میں معاشرے اور انسانیت سے بھی بحث کی۔ جیسا کہ ہم نے قصیدہ "الوثيقة البيضاء" میں دیکھا۔

(۵) اس نے فطرت کے حسین مناظر اور عورتوں کے خصائص پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے فن کو بالائے طاق نہیں رکھا۔ اکثر ان موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہوئے شاعر فن شاعری کو بھول جاتا ہے اس طرح شعریت برقرار نہیں رہ پاتی۔ ان موضوعات میں بھی اس کے یہاں شعریت موجود ہے۔ جیسا کہ وہ قصیدہ "[illegible]" میں کہتا ہے۔

تقدني الجسد الحار حياة حرمت على طهرها

بكي النفس فيك على شاعر تسائيله الروح عن ثارها

نزت بها جذوة كم خبا شعاع وغيب في قبرها (۳)

---

(۱) علی محمود طٰہٰ شعر ودراسۃ ص: ۳۴۶

(۲) ایضاً ص: ۳۴۴

(۳) علی محمود طٰہٰ شعر ودراسۃ ص: ۳۱۸

یامنار مالک بیں جوانحی   بالورائین النور من جفونی
ذھب النھار بحیرتی وکآبتی   واتی المساء بادمعی وشجونی
حتی الطبیعۃ انزمت وتساءمت   فتنکرت للھارب المسکین (۱)

(۲) "لیالی الملاح التائہ" اس کا دوسرا دیوان ہے۔ یہ نہایت آن بان کے ساتھ ۱۹۴۰ء میں منظر عام پر آیا۔ اس کے دو قصائد "الجندول" اور "سفینۃ المعو" اس زمانے میں بہت مشہور ہوئے جنہیں عبدالوہاب نے گایا بھی تھا۔ (یہ اس عہد کا ایک عظیم گایک ہے) ان دونوں قصیدوں کا سنجیدگی سے مطالعہ کیا جائے تو ان میں وہ گہرائی اور گیرائی نہیں ملے گی جتنا کہ یہ مشہور ہوئے۔

اس کا قصیدہ "کرنفال فی فینسیا (Crinival in Venival) بھی بہترین قصیدہ ہے اس میں فینسیا کے عوام، مجالس، سڑکوں اور وہاں کی کشتیوں (الجندول) کا ذکر ہے۔ دوسرا اہم قصیدہ "کومو" ہے۔ "کومو" اٹلی کی ایک جگہ ہے۔ قصیدہ "خمرۃ نھرالرین" بھی ایک اچھا قصیدہ ہے۔ یہ نہر سوئٹزرلینڈ اور آسٹریلیا میں ہے، یہ تمام قصائد اپنی مثال آپ ہیں۔ ان میں یورپ کی پر رونق جگہوں اور خوبصورت مغربی شہروں کا ذکر ہے۔

اس میں اس کا سب سے شاندار قصیدہ "الموسیقیۃ العمیاء" ہے۔ اس میں اس نابینا لڑکی کا ذکر ہے جسے اس نے ایک ہوٹل میں گاتے ہوئے دیکھا تھا۔ جس کا اس کے دل پر بڑا گہرا اثر پڑا۔ اپنے ان جذبات کو "الموسیقیۃ العمیاء" میں قلم بند کیا ہے۔ (۲)

اذا ما طاف بالارض   شعاع الکواکب الفضی
اذا ما انت الریح   وجاش البرق بالومض
اذا ما فتح الفجر   عیون النرجس الغض
بکیت لزھرۃ تبکی   بدمع غیر مرفض (۳)

---

(۱) ایضاً: ص: ۵۳۸

(۲) اعلام النثر والشعر فی العصر العربی الحدیث ۲/۱۱۴-۱۱۶

(۳) علی محمود طٰہٰ شعر و دراسۃ ص: ۳۴۶